إن الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ أن یبعثک ربک مقاما محمودا

غلام قادیانی

نمبر ۴۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں تین بار — فی پرچہ تین پیسے — قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۸/- ششماہی ۴/۸ سہ ماہی ۲/۸

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۳ — مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۵ء یوم شنبہ مطابق ۲۸ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ — نمبر ۴۵

مدینۃ المسیح

۱۵ اکتوبر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دارالامان تشریف لے آنے کی توقع ہے۔

انسپکٹر صاحبہ گرلز سکول نے گرلز سکول قادیان کا معائنہ کیا۔ اب اس سکول میں ڈیڑھ سو کے قریب لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں۔ جنہیں سے ۱۱۳ پرائمری حصہ میں۔ ۱۸ حصہ مڈل میں اور ۲۰ محلہ دارالفضل کے برانچ سکول میں۔ سکول تعلیمی حالت کے لحاظ سے بہت کچھ توجہ کا محتاج ہے۔ لیکن مشکل استانیوں کی ہے۔ اسی دقت کو دور کرنے کے لئے خواتین کی ٹریننگ کلاس کھولی گئی ہے جو انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگی۔

ہر جمعرات کو مقامی احباب مضافات میں تبلیغ کے لئے جاتے ہیں۔ جن کے لئے الگ الگ گاؤں مقرر ہیں۔ اور جمعہ کو واپس آجاتے ہیں۔ اور اپنے کام کی رپورٹ تبلیغی سیکرٹری کو دیتے ہیں۔ خدا کے فضل سے نتیجہ بہت اچھا نکل رہا ہے۔ دیگر مقامات کے احباب کو بھی

نامہ لنڈن

یورپ میں تبلیغ اسلام

ہر اتوار اپنے مکان پر باقاعدہ لیکچر ہوتا ہے۔ اس اتوار کو "کرسچن سائنس" پر لیکچر تھا۔ جو برادرم ظفر الحق خان صاحب نے دیا۔ ایک قابل، سمجھدار اور تعلیم یافتہ خاتون مسز جسٹس کلارک جو سید وزارت حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مونگھیر کی بھتیجی ہے۔ کا رجحان اس مذہب کی طرف ہو رہا ہے۔ ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ خاتون موصوفہ کی توجہ "کرسچن سائنس" سے ہٹ کر اسلام کی طرف مبذول ہو جائے۔ اگر یہ خاتون مسلمان ہو جائے۔ تو کسی وقت ہماری لڑکیوں کی تعلیم میں بہت مفید ہو سکتی ہیں۔ اس جمعہ کو مسٹر غلام فرید صاحب ایم اے کا لیکچر "تھیوسافیکل سوسائٹی" میں "اسلام میں عورت کی حیثیت" پر ہوا۔ یہ شہر لنڈن سے تیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ دو اور شہر اس کے ساتھ ملے ہوئے ہیں

گذشتہ مئی میں ملک صاحب کا ایک لیکچر [illegible] کی سوسائٹی نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی تعلیم" پر کرایا تھا۔ لیکچر ۵۰ منٹ تک ہوا۔ حاضرین میں زیادہ تعداد عورتوں کی تھی کیونکہ مضمون مخصوص ان کے لئے تھا۔ ملک صاحب نے لیکچر کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ پہلے حصہ میں آپ نے یہ بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت مختلف ممالک یعنی ایران۔ ہندوستان۔ یونان۔ روم۔ عرب وغیرہ میں عورت کی کیا حیثیت تھی۔ اور طلوع اسلام تک دیگر مذاہب یعنی ہندو ازم۔ زرتشتی مذہب۔ عیسائیت اور یہودیت نے عورت کو کیا مقام دیا ہوا تھا۔ دوسرے حصہ میں ملک صاحب نے عورت کے متعلق اسلامی نقطہ نگاہ کو پیش کیا۔ جس میں مرد کے ساتھ عورت کی اخلاقی۔ روحانی۔ سوشل۔ مساوات کا ذکر تھا۔ خانگی امور میں عورت پر مرد کی فوقیت بیان کرتے ہوئے ملک صاحب نے بتایا۔ کہ اس چھوٹی سی فوقیت میں جو گھر کے انتظام میں مرد کو عورت پر حاصل ہے۔ اسلام نے مرد پر بہت سی قیود لگا دی ہیں۔ تاکہ وہ اس فوقیت کا ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔ چنانچہ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کثرت سے ارشادات ہیں۔ جنہیں عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی مرد کو تلقین کی گئی ہے۔ [illegible] ملک صاحب نے کہا کہ وہ ان کا [illegible] کرائیگا۔ اور اس نے کہا کہ عورت کے متعلق جو آج اسلام کی تعلیم بیان کی گئی ہے

میں نے باوجود اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کرنے کے کہیں نہیں پائی۔ لیکچر کے بعد سوالات بھی ہوئے۔ اور حاضرین نے تب ہی ملک صاحب کا پیچھا چھوڑا۔ جب سیکرٹری نے کہا۔ کہ آپ کی گاڑی کا وقت تنگ ہے۔ اور یہ لنڈن کو آخری گاڑی جاتی ہے۔ آنے جانے کا کرایہ بھی ملک صاحب کو دیا گیا۔ سچے نیوز اخبار کے نمائندہ کے علاوہ اور عورتوں نے بھی لیکچر کے نوٹ لئے ۔

پچھلے جمعہ میں نے شیخ یعقوب علی صاحب کے ساتھ ڈاکٹر اے۔ بیسنٹ سے ملاقات کی۔ سلسلہ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ احمدیت ٹیچنگز آف اسلام اور دیگر اور کتب پیش کی گئیں۔ خاتون موصوفہ نے افسوس سے کہا۔ کہ انگریزی میں اسلام پر بہت کم لٹریچر ہے۔ حالانکہ دوسری قوموں نے یعنی ہندوؤں وغیرہ نے اپنے خیالات کو انگریزی زبان میں بہت پھیلایا ہے۔ والسلام ۔ (خاکسار درد)

جماعت احمدیہ کیمبل پور کا جلسہ

جلسہ کی تاریخیں ۳ و ۴ر اکتوبر مقرر کی گئی تھیں۔ اور اس سے قبل بذریعہ اشتہارات اور منادی کافی طور پر شہر اور صدر میں اعلان کیا گیا تھا اور متصل جامع مسجد جلسہ گاہ میں کرسیوں وغیرہ کا اچھا انتظام کیا گیا ۔

جلسہ کی کارروائی تین اکتوبر پونے آٹھ بجے صبح شروع ہوئی۔ پہلا مضمون "خصوصیات اسلام" تھا۔ جس پر مولوی عمر الدین صاحب شملوی نے تقریر کی۔ مولوی صاحب نے نہایت عالمانہ رنگ میں اس پر روشنی ڈالی۔ اور لوگوں نے بہت توجہ اور خاموشی کے ساتھ سنا۔ سامعین اس قدر محظوظ ہوئے۔ کہ باوجود مضمون کے مقررہ وقت کے ختم ہونے کے انہوں نے خواہش ظاہر کی۔ کہ اس کو جاری رکھا جائے

دوسری تقریر شیخ محمد حسین صاحب پوسٹماسٹر کی "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" پر تھی۔ جو بعد نماز عصر ہوئی۔ چونکہ ابھی نماز مغرب میں قدرے دیر تھی۔ اس لئے مولوی عمر الدین صاحب نے بھی اسی مضمون پر کچھ وقت تقریر کی۔ اور مزید وضاحت کے ساتھ صداقت کو پیش کیا۔ بعد نماز مغرب مولانا مولوی عمر الدین صاحب نے "پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام" اور "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمات اسلام" پر ایک ہی وقت میں بہت پر زور الفاظ میں نہایت موثر پیرایہ میں تقریر فرمائی۔ تقریر کے خاتمہ پر حسب اعلان سوال کے لئے موقعہ دیا گیا۔ جس پر جناب سید محسن مرزا صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج نے دریافت کیا۔ کہ قرآن مجید سے اسلام کی تعریف دکھائی جائے اور مسلم کون ہوتا ہے۔ اور کیا یہ قرآن شریف سے ثابت ہے۔ کہ ایک مدعی رسالت کا انکار بھی کافر بنا دیتا ہے۔ ان سوالات کے جوابات مولوی عمر الدین صاحب نے وضاحت کے ساتھ دیئے۔ اور تمام مطالبات کو قرآن کریم کی آیات پڑھ کر پورا کیا۔ خدا کے فضل سے لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا ۔

۴ر اکتوبر صبح آٹھ بجے زیر صدارت چودہری محمد اصغر صاحب وکیل جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ چودھری صاحب گو غیر احمدی ہیں۔ مگر بہت سنجیدہ اور فراخ حوصلہ انسان ہیں۔ مولوی عمر الدین صاحب نے "اسلام کا زندہ خدا" اور "اسلام و ویدک دھرم" ہر دو مضامین پر تقریر شروع کی۔ مولوی صاحب نے تمام مذاہب کی کتابوں سے ان کے خدا کی [illegible] بیان فرمائی۔ اور نہایت عالمانہ رنگ میں مقابلہ کر کے دکھایا۔ کہ صرف اسلام کا خدا ہی زندہ خدا ہے۔ اور اگر کوئی آریہ یا عیسائی وغیرہ مقابلہ کی تاب رکھتا ہو۔ تو آئے۔ اور اپنے خدا کو زندہ ثابت کرے۔ مگر کون مقابل پر آسکتا تھا۔ تمام حاضرین نے گہری توجہ اور پوری خاموشی کے ساتھ تقریر کو سنا۔ جناب صدر صاحب نے نہایت قابلیت کے ساتھ ساری تقریر پر ریویو کیا۔ اور بہت تعریفی الفاظ استعمال کئے۔ اور بار بار شکریہ ادا کیا۔ اور اپنی مسرت کا اظہار فرمایا :-

اس کے بعد ایک غیر احمدی عربی ٹیچر مسمی عبدالرحمن صاحب کی درخواست پر انہیں دو گھنٹہ وقت دیا گیا۔ جنہوں نے کئی ایک اعتراضات کئے۔ جن کے مدلل جواب مولوی عمر الدین صاحب نے دیئے ۔

اس کے بعد پانچ بجے شام خانصاحب منشی فرزند علی صاحب کی تقریر "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کمال" پر ہوئی۔ خاں صاحب موصوف نے اعلےٰ پیرایہ میں مضمون کو شروع کیا۔ اور ہر ایک بات کو مدلل رنگ میں پیش کیا۔ چونکہ یہ مضمون بہت وسیع تھا۔ اور نماز مغرب کا وقت ہو گیا تھا۔ اس لئے اعلان کیا گیا۔ کہ باقی ماندہ حصہ بعد نماز مغرب سنایا جاوے گا۔ لہذا ایسا ہی ہوا۔ مگر جونہی کہ خاں صاحب نے تقریر شروع کی۔ مخالفان حق نے جلسہ کے باہر جامع مسجد کے پاس شور مچانا شروع کر دیا۔ مگر تقریر کامیابی کے ساتھ ہوئی۔ الحمد للہ کہ جلسہ ہر طرح سے امن اور کامیابی سے ختم ہوا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام خوب پہنچایا گیا ۔ والسلام ۔

(خاکسار اللہ بخش سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ۔ کیمبل پور)

جماعت احمدیہ بھرت پور ضلع مرشد آباد کا جلسہ

یکم اکتوبر خاکسار کے مکان میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ بستی میں منادی کرانے کے بعد باوجود ممانعت مخالف مولویوں کے غریب و خوش حال شیخ قوم کے لوگ کثرت کے ساتھ جمع ہو گئے۔ جلسہ کی کارروائی اس طرح شروع ہوئی۔ پہلے خاکسار نے تلاوت قرآن کی۔ اس کے بعد میرے ایک شاگرد محمد ثاقب ساکن ابراہیم پور نے سچائی کی تلاش نامی بنگلہ کتاب جس کو اس نے خاکسار کی کوشش و تائید سے تحریر کیا ہے پڑھا۔ اس کے بعد مولوی عبدالغفور صاحب نے "احمدیت کیا ہے" پر تقریر فرمائی۔ اسکے ضمن میں وفات مسیح و صداقت مسیح موعود و انبیاء کی شناخت کے ذرائع کو نہایت احسن طریق سے دلچسپ پیرائے میں بیان کیا۔ اور خاکسار نے بنگلہ زبان میں اس کا ترجمہ کیا۔ سامعین نہایت سکون اور اطمینان سے سنتے تھے۔ خداوند کریم کے فضل سے لوگ ہمارے علماء کے دلائل سے خوب متاثر ہوئے۔ ایک مولوی صاحب جو دور بیٹھے تھے۔ بار بار لوگوں نے ان کو سوال جواب کے لئے کہا۔ مگر وہ آمادہ نہ ہوئے۔ نہایت خیر و خوبی کے ساتھ پہلے دن کی کارروائی ختم ہوئی ۔

دوسرے روز کی کارروائی خاکسار کی تلاوت قرآن کے بعد مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل نے تقریر کی۔ جس میں وفات مسیح کو اجماع صحابہ و ائمہ سلف صالحین کے اقوال سے مع حوالہ کتب نہایت احسن طریق سے ثابت کیا۔ اور صداقت مسیح موعود چند لوگوں کو خوب کھول کھول کر سمجھائی۔ اگرچہ مخالف آکر ہر طرح سے لوگوں کو ہماری طرف سے متنفر کرنا چاہتے۔ مگر لوگ ان کے فریب اور مکر کو جان گئے۔ کہ ان کے پاس صداقت نہیں یہ دھوکا دے کر لوگوں کو حق کے قبول کرنے سے روکتے ہیں۔ الحمد للہ نہایت خیر و خوبی سے جلسہ کی کارروائی ختم ہو گئی ۔

خاکسار محمد حبیب اللہ احمدی پریسیڈنٹ انجمن احمدیہ بھرت پور ضلع مرشد آباد

اخبار احمدیہ

ضروری اعلان

اس اعلان کے ذریعہ تمام احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ و رفقاء کرام کے ولایت کے سفر کے حالات اور ان کی تقریروں یا تحریروں کے شائع کرنے کا سوائے محکمہ سفارت کے کوئی اور مجاز نہیں ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ کے رفقاء کو بھی یہ حق حاصل نہیں ہے۔ کہ اس سلسلہ کام میں کسی کی کسی طرح بھی مدد کریں۔ والسلام

(نصر اللہ خاں ناظر اعلیٰ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۴/۹/۲۵ء بروز جمعرات میاں عبدالعزیز ولد مولوی احمد دین صاحب مرحوم فیروزپوری کا نکاح سعیدہ بیگم بنت مولوی محمد صدیق صاحب کلارک ریلی برادرس فیروزپور کے ساتھ میاں محمد امیر صاحب جنرل سکرٹری و امام الصلوٰۃ جماعت احمدیہ فیروزپور نے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر کے پڑھا۔ خدا تعالےٰ اس تعلق کو فریقین کے لئے مبارک کرے۔ والسلام ۔ خاکسار علی محمد عفا عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
یوم شنبہ - قادیان دارالامان - ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۵ء

حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات و مکاشفات میں بہائیوں کی تحریفات

(نمبر ۲)

(جناب مولوی مفضل الدین صاحب کے قلم سے)

بہائیوں سے ایک سوال

ایک بہائی "کوکب" نے الہام "ساخبرہ فی اٰخر الوقت انک لست علی الحق" کے متعلق یہ بھی لکھی ہے۔ کہ اس الہام کے نزول کے وقت حضرت مرزا صاحب نے جو مکاشفہ میں مولوی محمد حسین کو دیکھا اس سے مراد مولوی محمد حسین بٹالوی نہیں تھے۔ بلکہ محمد۔ حسین سے یہ اشارہ تھا۔ کہ ظہور اسم محمدؐ اور اسم حسین دونوں یہ ثابت کر دینگے۔ کہ بلا شک مرزا صاحب حق پر نہ تھے۔ یعنے ایسا ثبوت تام اور کامل ہوگا۔ جس میں کوئی شک و شبہ نہیں رہے گا۔ چنانچہ ایک طرف محمدی اور دوسری طرف بہائی قائم ہو کر مرزا صاحب کے حق پر نہ ہونے کا اعلان کر رہے ہیں ٭

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام زیر بحث کی جو اصل تشریح ہے۔ وہ تو ہم پہلے نمبر میں بیان کر آتے ہیں۔ مگر اس جگہ ہم یہ فرض کر کے کہ حضرت مرزا صاحب کے مکاشفہ میں محمد حسین سے مراد محمد حسین بٹالوی نہیں تھے۔ بلکہ بقول کوکب ہند ظہور اسم محمد اور ظہور اسم حسین مراد ہے جس سے مراد محمدی اور بہائی (تابعان میرزا حسین علی ایرانی) ہیں ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا بہائی فرقہ کے نزدیک حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کا زمانہ ابھی باقی ہے۔ یا آپ کے ظہور کا زمانہ ختم ہو چکا ہے۔ اگر تو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والے بہائی فرقہ کے نزدیک حق پر ہیں۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم محمد کا ان میں ظہور ہو رہا ہے۔ اور اسی طرح محمدیوں کے نزدیک میرزا حسین علی ایرانی کے متبعین حق پر ہیں۔ اور ان کے نزدیک تابعان میرزا حسین علی میں واقعی اسم حسین کا ظہور ہو رہا ہے۔ تب تو "کوکب" کو ایک حد تک یہ کہنے کا بھی حق پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ محمد اور حسین کے ظہور مرزا صاحب کے ناحق ہونے پر جمع ہو گئے ہیں۔ لیکن اگر بہائیوں کے نزدیک محمدی گمراہ ہیں۔ اور محمدیوں کے نزدیک بہائی گمراہ۔ تو ان دونوں کا جو ایک دوسرے کو ناری کہتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کی مخالفت میں جمع ہونا یہ ثابت نہیں کرتا۔ کہ حضرت مرزا صاحب حق پر نہیں۔ بلکہ یہ ثابت کرتا ہے کہ ان کا اجتماع باطل پر ہوا ہے ٭

بہائیوں کے نزدیک شریعت محمدیہ منسوخ ہو چکی ہے

اب میں یہ بتاتا ہوں۔ کہ میرزا حسین علی ایرانی کے متبعین کے نزدیک اس زمانہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی نام کا بھی ظہور نہیں ہو رہا۔ نہ اسم محمد ہی محمدیوں پر اپنا کوئی فیض ڈال رہا ہے۔ اور نہ اسم احمد ہی کی کوئی تجلی باقی ہے۔ بلکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آج سے تیرہ سو برس پہلے جو شریعت کاملہ محمدیوں کے لئے لائے تھے۔ وہ بھی اس فرقہ بہائیہ کے نزدیک منسوخ ہو چکی ہے۔ اور جو لوگ سنہ ۱۲۶۰ہجری کے بعد سے جبکہ ان کے نزدیک علی محمد باب نے دعوےٰ کیا۔ اس شریعت محمدیہ پر عمل کرتے ہیں۔ یا آیندہ قیامت تک عمل کرتے رہیں گے۔ وہ بھی سب کے سب گمراہ اور جہنمی ہیں۔ چنانچہ پہلے میں بعض وہ حوالہ جات پیش کرتا ہوں۔ جن سے پایا جاتا ہے۔ کہ اس فرقہ کے نزدیک اسلامی شریعت منسوخ ہو چکی ہے۔ اور اب وہ ناقابل عمل ہے۔ اس کے بعد وہ حوالہ جات پیش کروں گا۔ جن سے یہ ثابت ہوگا کہ یہ لوگ محمدیوں کو کیا سمجھتے ہیں ٭

میرزا حسین علی ایرانی جن کے متعلق مانا گیا ہے۔ کہ وہ سب کے پیرو بہائی کہلاتے ہیں۔ اپنی کتاب ایقان صفحہ ۱۹۲ میں لکھتے ہیں:-

"در عہد موسیٰ تورات بود۔ و در زمن عیسیٰ انجیل۔ و در عہد محمد رسول اللہ فرقان۔ و دریں عصر بیان۔"

کہ حضرت موسیٰ کے زمانہ میں قابل عمل شریعت تورات تھی۔ اور حضرت عیسےٰ کے زمانہ میں انجیل۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں قرآن۔ اور اس زمانہ میں کتاب بیان۔

پھر اسی کتاب ایقان صفحہ ۱۹۹ میں میرزا حسین علی ایرانی پیشوائے بہائیاں لکھتے ہیں:-

"روایات متفقہ کہ جمیع دال است برشرع و حکم جدید و امر بدیع باز منتظرند کہ طلعت موعود بر شریعت فرقان حکم فرماید۔ چنانچہ یہود و نصاریٰ ہمیں حرف را می گویند۔"

کہ ثابت شدہ روایات اس بات پر دلالت کر رہی ہیں۔ کہ نئی شریعت اور نئے احکام اس زمانہ میں آنے والے تھے۔ مگر محمدی لوگ یہودیوں اور نصرانیوں کی طرح اس امر کے منتظر ہیں کہ یہ موعود قرآن شریف کی شریعت کا پابند ہوگا۔

پھر ایقان صفحہ ۲۰۴ میں لکھا ہے:-

"اگر قائم موعود بشریعت و احکام قبل مبعوث ظاہر شود۔ دیگر ذکر ایں احادیث برائے چہ شدہ۔"

کہ اگر اس موعود شخص نے جو کھڑا ہوا ہے۔ پہلی اسلامی شریعت پر ہی ظاہر ہونا تھا۔ اور اسکی بعثت قرآن مجید کی شریعت کے ہی تابع ہونی تھی۔ اور اس نے کوئی نئی شریعت نہیں لانی تھی۔ تو ان احادیث کے بیان کرنے کا کیا فائدہ تھا (جن سے بزعم بہائیاں قرآن مجید کی شریعت کے منسوخ ہونے کا اثبات ہوتا ہے) ٭

پھر ایقان صفحہ ۱۶۵ میں میرزا حسین علی ایرانی قرآن مجید کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:-

"جمیع مامور باتباع آں بودہ تا ظہور بدیع در سنہ ستین ۱۲۶۰"

کہ قرآن مجید کی شریعت کے اتباع کرنے کا جو حکم سب کو دیا گیا ہے۔ یہ سنہ ۱۲۶۰ ہجری تک تھا۔

اس کے بعد سے یہ شریعت محمدیہ منسوخ ہے۔

بحر العرفان صفحہ ۱۴۶ میں جو بہائیوں کی مسلمہ [illegible] "قرآن مجید کا جو یہ حکم ہے۔ کہ زوال آفتاب سے [illegible] کی تاریکی تک نماز قائم کرو [illegible] ہے۔ کہ جب تک آنحضرت [illegible] شریعت کا زمانہ نہیں گذ[illegible] اسوقت تک نماز کا حکم [illegible] ہو جائیگا۔ اور اسلامی نماز کی حکم [illegible]

اور اس وقت نئی شریعت اور نئے احکام جاری ہونگے "۔ چنانچہ ان متذکرہ بالا حوالجات کے مطابق ۱۲۶۱ھ ہجری سے فرقہ بہائیہ کے نزدیک اسلامی شریعت منسوخ ہے اور ایک جدید شریعت آگئی ہے۔ جس کو یہ لوگ اب تک ظاہر کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ اور چوروں کی طرح اس کو چھپاتے پھرتے ہیں۔ گو چند دن سے "کوکب ہند" میں اعلان ہو رہے ہیں۔ کہ عنقریب دنیا کے سامنے کتاب الاقدس کی شکل میں وہ شریعت بہائیہ آجائے گی۔ مگر جب تک علی محمد باب کی کتاب البیان عربی اور فارسی دنیا میں شائع نہ ہو گی۔ اس شریعت جدیدہ کا کسی کو کیا لطف آئے گا۔ پس فرقہ بہائیہ کے نزدیک بہرحال ان حوالجات سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے۔ کہ جب شریعت محمدیہ ہی منسوخ ہے۔ تو ان کے اعتقاد میں اس زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی اسم محمدؐ یا احمدؐ کا ظہور احمدیوں یا محمدیوں میں کہاں رہا۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے دین پر تو ان کے نزدیک قیامت آچکی ہے۔ جیسا کہ خود علی محمدؐ باب بانی فرقہ بابیہ نے اپنی کتاب بیان کے باب ۷ واحد (۲) میں بھی لکھا ہے کہ:-

" سنہ ہزار و دویست و شصت کہ سنہ ہزار و دویست و ہفتاد بعثت مے شود - اول قیامت قرآن بجوہ "

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے کے بعد ۱۲۷۰ سال اور ہجرت کے وقت سے لے کر ۱۲۶۰ ہجری سال بعد قرآن مجید کا دور ختم ہو چکا ہے۔ اور اس شریعت قرآنی پر قیامت آچکی ہے۔ اس بات کے واضح کر دینے کے بعد کہ فرقہ بہائیہ کے نزدیک شریعت اسلامی منسوخ ہو چکی ہے اور یہ لوگ کسی جدید شریعت کے ماننے والے ہیں ؎

بہائیوں کا محمدیوں کی نسبت فتویٰ

اب میں یہ بتاتا ہوں۔ کہ علی محمدؐ باب اور میرزا حسین علی ایرانی نے جن کے نام کی مناسبت سے "کوکب ہند" نے فرقہ بہائیہ کو اسم حسین کا ظہور بتایا ہے محمدیوں اور غیر محمدیوں کے بارہ میں کیا احکام صادر کئے ہیں۔ علی محمد باب اپنی کتاب بیان باب ۸ واحد (۲) میں لکھتے ہیں:-

" تلامیذ اہل بیان نہ کردہ آنچہ اہل قرآن کردند کہ ثمرات لیل خود را باطل کردند "

کہ اے اہل بیان جو میرے ماننے والے ہو ایسا ہرگز نہ کرنا جیسے قرآن شریف کے ماننے والوں نے کیا۔ کہ میرا انکار کرکے اپنے تمام اعمال انہوں نے باطل کر لئے۔ جو انہوں نے آنحضرت صلعم کی آمد سے لیکر کئے تھے۔ اور صفحہ ۱۴۳ میں لکھا ہے:-

" من یدعی مقاماً وجذباً و لہاً دشوقاً بغیر حق الاسم انہ من الاخسرین "

کہ جو شخص اس امام کے واسطہ کے بغیر کسی مقام اور مرتبہ کا مدعی ہوتا ہے۔ وہ نہایت درجہ کے گھاٹے پانیوالوں میں ہے:- پھر مبین صفحہ ۲۹۴ میں لکھا ہے۔

" من توقف اقل من آن لیحبط اللہ عملہ و یرجعہ الی مقر النار فبئس مثوی المتوقفین "

کہ جو شخص ایک منٹ سے بھی کم اس دین جدید کے ماننے میں توقف کریگا۔ اس کے سب اعمال ضائع جائیں گے۔ اور وہ خدا کے قہر اور غضب کے مقام (دوزخ) میں جائے گا اور توقف کرنے والوں کا بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

ادعیہ محبوب صفحہ ۳۲ میں لکھا ہے:-

" لو یقرء احد کل الکتب ولا یومن بہ لا ینفعہ ابداً "

اگر کوئی شخص تمام آسمانی کتابیں بھی پڑھے۔ مگر اس مذہب جدید پر ایمان نہ لائے۔ تو اس کو کوئی چیز بھی کبھی فائدہ نہیں دے گی ؎

کتاب اقدس میں لکھا ہے:-

" الذی منع انہ من اہل الضلال ولو یاتی بکل الاعمال "

کہ جو شخص اس دین جدید کے بانی کو قبول کرنے سے رکا ہوا ہے۔ وہ گمراہ ہے۔ اگرچہ وہ تمام اعمال بجالائے۔

کتاب اقدس صفحہ ۲۴۸ میں ہے:-

" انہ یأخذ من کفر بہ و یعذب الذین انکروا ما نزلہم "

کہ خدا اس نئے دین کے نہ ماننے والوں سے مواخذہ کریگا اور ان کو سخت عذاب دیگا۔

ان حوالجات کی رو سے جو علی محمدؐ باب اور میرزا حسین علی ایرانی کی اپنی کتابوں سے پیش کئے گئے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان کے نزدیک وہ لوگ (جن کو مدیران کوکب محمدی کہتے ہیں) یہودی اور عیسائی ہیں۔ اور ان کے اعمال باطل ہیں۔ گمراہ اور جہنمی ہیں۔ اور کوئی مقام قرب الٰہی کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والوں کو نہیں مل سکتا۔ اور اس نئے مذہب کا ہر ایک منکر عذاب میں گرفتار ہو کر دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ اور اسی طرح اس کے مقابلہ میں بہائیوں کے متعلق محمدیوں کا بھی یہی فتویٰ موجود ہے۔ کہ وہ گمراہ اور جہنمی ہیں۔ جس سے ثابت ہوا۔ کہ نہ بہائیوں کے نزدیک محمدیوں میں اسم محمدؐ کا کوئی ظہور باقی ہے۔ جب سے کہ فرقہ بابیہ و بہائیہ شروع ہوا۔ جس کی ابتدا ۱۲۶۰ ہجری بتائی جاتی ہے۔ اور نہ محمدیوں کے نزدیک بہائی اسم حسین کا مظہر ہیں۔ کیونکہ وہ ایسے شخص کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کر کے اپنی نئی شریعت جاری کرنا چاہتا ہے۔ دجال اور مسیلمہ کذاب کا بھائی سمجھتے ہیں۔ پس کوکب ہند کا یہ لکھنا کہ حضرت مرزا صاحب نے جو مکاشفہ میں مولوی محمد حسین کو دیکھا۔ اس سے مراد مولوی محمد حسین نہ تھے۔ بلکہ ظہور اسم محمدؐ اور ظہور اسم حسین یعنے محمدی اور بہائی تھے۔ اس وقت تک درست خیال نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک موجودہ محمدیوں کو بہائی اسم محمدؐ کا ظہور نہ مانیں اور بہائیوں کو محمدی اسم حسین کا ظہور تسلیم نہ کریں۔ اور چونکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ نہ محمدی بہائیوں کو اسم حسین کا ظہور مانتے ہیں۔ اور نہ بہائی محمدیوں کو ۱۲۶۰ ہجری کے بعد سے اسم محمدؐ کا ظہور تسلیم کرتے ہیں۔ اس لئے کوکب ہند نے جو تاویل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشف کی کی ہے وہ سراسر باطل اور لغو ہے ؎

مُسلمانانِ ہند کر ہی کیا سکتے ہیں!

ہندوستان کے مسلمانوں نے جا و بے جا حادثات زمانہ میں دخل دے کر اور پھر بری طرح ان میں ناکام ہو کر نہ صرف غیروں کو اپنے اوپر ہنسنے اور تمسخر اڑانے کا موقعہ دیدیا ہے۔ بلکہ اب تو خود مسلمانوں کو بھی اپنی بے بسی کا احساس ہو رہا ہے۔ چنانچہ اخبار وکیل (۱۰ر اکتوبر) لکھتا ہے:-

" مسلمانان ہند بزعم خود واحد اجارہ داران اسلام ہیں۔ اور اس قدر واویلا مچاتے ہیں۔ کہ پناہ بخدا اگر بیچارے یہ نہیں جانتے۔ کہ وہ کر ہی کیا سکتے ہیں۔ گذشتہ جنگ میں انہوں نے فوجیں بھیج کر عراق میں ترکوں کے وہ سینے چھید دیے کہ الامان! وہ تو رنگیلا رسول وغیرہ کتابوں کے مصنفین پر لعنت نہ بھیج سکتے ہیں " اسی قسم کے خیالات چند دن ہوئے۔ خواجہ حسن نظامی صاحب نے اخبارات میں ظاہر کئے تھے۔ انہوں نے لکھا تھا مسلمانان ہند کئی سال تک شریف حسین کے خلاف شور و شر برپا کر کے کچھ نہ کر سکے تھے۔ اب ابن سعود کے خلاف وہ کیا کر لینگے ؎

اگر مسلمانوں نے خواہ مخواہ کی ڈینگیں مار کر اپنی کرکری نہ کرائی ہوتی۔ اور اپنے اقوال کو عملی جامہ پہنانے میں ہمیشہ ناکام نہ رہے ہوتے۔ تو آج ان کے متعلق اس قسم کے خیالات ظاہر نہ کئے جاتے ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد سات کروڑ کے قریب بتائی جاتی ہے۔ اور یہ اتنی بڑی تعداد ہے۔ کہ اگر اس میں زندگی پائی جائے۔ تو ساری دنیا کو پلٹ سکتی ہے۔ مگر حال یہ ہے کہ ان کی چیخ و پکار میں اتنا بھی اثر نہیں ہے کہ کوئی انکی طرف متوجہ ہونے کی بھی ضرورت سمجھے۔ اور انکی یہ حالت اس وقت تک رہیگی جب تک وہ منتشر اور پراگندہ طبع رہینگے۔ اور حبل اللہ کو متفق ہو کر نہ پکڑینگے

لکھنؤ کے مہذبوں کی تہذیب

(ایچ)

پچھلے دنوں جب ہمارے مبلغ لکھنؤ گئے۔ اور وہاں ان کے لیکچر ہوئے۔ تو لکھنؤ کے مہذبوں نے نہ صرف دوران لیکچر میں شور و شر برپا کیا۔ گندی سے گندی گالیاں بکیں۔ اور جو کچھ ان کے منہ میں آیا کہا۔ بلکہ جب ان کی فتنہ انگیزی کی وجہ سے جلسہ ختم کر کے احمدی احباب گھروں کو واپس جانے لگے۔ تو بعض احمدیوں کو انہوں نے یکوں میں سے گھسیٹ لیا۔ ان کی پگڑیاں اتاریں۔ ان پر گوبر اور خاک ڈالی۔ اور تکلیفیں پہنچائیں۔ اور حد یہ کہ جس شخص کو شریف اور مہذب سمجھ کر جلسہ کا صدر بنایا گیا تھا۔ اس نے بھی شرانگیزوں کو ان کی شرمناک حرکات سے باز رکھنے کی بجائے ان کی پیٹھ ٹھونکی۔ اور اس طرح اس اعتماد کی مٹی پلید کی۔ جو اس پر کیا گیا تھا۔

لکھنؤ کے سے شہر میں جسے ہندوستانی تہذیب کا گہوارہ کہا جاتا ہے۔ خادمان اسلام اور مجاہدین دین کے ساتھ یہ سلوک نہایت ہی قابل شرم ہے۔ دین کی راہ میں احمدیوں کا تکلیفیں اٹھانا اور گمراہوں کے ہاتھوں ستایا جانا ان کے لئے قابل افسوس نہیں ہے کیونکہ ہمیشہ حق کے داعی دشمنان حق سے ستائے اور دکھ دیئے جاتے رہے ہیں۔ لیکن ستانے والوں اور کلمہ حق کہنے سے روکنے والوں کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ وہ کن لوگوں کی تقلید کر رہے ہیں۔ اور اپنے لئے آپ کیا خطاب تجویز کر رہے ہیں *

افسوس مسلمان اسلام سے اس قدر بیگانہ ہو چکے ہیں۔ کہ نہ صرف خود اس کی حفاظت اور اشاعت کے لئے کچھ کر سکتے ہیں۔ بلکہ احمدی مبلغین جو اس فرض کو ادا کرتے ہیں۔ ان کو دکھ اور تکلیف دینا اور ان کے راستہ میں روکاوٹیں ڈالنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کیا دین کی محبت اور الفت رکھنے والے لوگ ایسے لوگوں کی ان شرمناک حرکات کی طرف توجہ نہ کریں گے۔ اور انہیں ان شرمناک حرکات کے ارتکاب سے نہ روکیں گے *

احمدیت کے متعلق بنگالی میں ماہوار رسالہ

ہمارے بنگال کے احمدی احباب نہایت ہی قابل تعریف ہیں۔ جنہوں نے باوجود قلیل التعداد ہونے کے بنگالی میں ایک ماہوار رسالہ تبلیغ احمدیت کے لئے جاری کر رکھا ہے۔ جس کا نام احمدی ہے۔ رسالہ نہایت خوبصورت لکھائی چھپائی کے ساتھ اعلیٰ درجہ کے کاغذ پر شائع ہوتا ہے۔ اور غیر احمدیوں میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ علاوہ اس محنت و مشقت کے جو احمدی احباب رسالہ کی تیاری میں [illegible] برداشت کرتے ہیں۔ [illegible] ستر روپیہ کے قریب اپنے پاس سے خرچ بھی کر رہے ہیں۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ خدا تعالےٰ ہمارے بنگالی بھائیوں کی اس ہمت اور کوشش میں برکت عطا فرمائے۔ اور ان مشکلات کو اپنے فضل سے دور فرما دے۔ جو ان کے رستہ میں حائل ہیں۔ تاکہ وہ احمدیت کی تبلیغ نہایت وسیع پیمانہ پر کر سکیں *

اس کے علاوہ ہم یہ بھی تحریک کرتے ہیں۔ کہ علاوہ بنگال کے تمام احمدیوں کو اور ان احمدیوں کو بھی جو بنگالی زبان جانتے ہیں۔ یہ رسالہ ضرور خریدنا چاہیئے۔ اور اس کی اشاعت بڑھانے میں پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ نیز قلمی طور پر بھی ان احباب کو امداد دینی چاہیئے۔ جو قابل تعریف ہمت اور لائق ستائش جوش کے ساتھ رسالہ نکال رہے ہیں۔ اس بارے میں خط و کتابت حسب ذیل پتہ پر کرنی چاہیئے:-

Ch: Muzafaruddin
Ahmadi
Manager Rasala "Ahmadi"
29 Ismail Street
(Calcutta)

ایک سٹیشن ماسٹر کا شرمناک سلوک
ایک احمدی مبلغ سے

بعض اوقات محکمہ ریلوے کے ملازمین مسافروں کے ساتھ جس رعونت اور بد دماغی سے پیش آتے ہیں۔ وہ حد درجہ اشتعال انگیز اور نقصان رساں ہوتی ہے۔ اس کی تازہ مثال ذیل کا واقعہ ہے:-

مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل اور مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل لکھنؤ سے بنگال جا رہے تھے۔ جہاں کی احمدیہ جماعتوں کے جلسوں میں مقررہ پروگرام کے مطابق شریک ہونا تھا کہ راستہ میں ایک سٹیشن بلوائی پر مولوی عبد الغفور صاحب کو سٹیشن ماسٹر نے اس وجہ سے پکڑ لیا۔ کہ انہوں نے سٹیشن پر پڑے ہوئے ایک برتن سے وضو کرنے کے لئے پانی لے لیا تھا چونکہ گاڑی چلنے والی تھی اور باوجود مولوی صاحب کے پانی کے لئے آواز دینے کے کوئی آدمی پانی کے برتن کے پاس نہ آیا۔ اس لئے انہوں نے خود پانی ڈال لیا۔ جب وہ پانی لے کر گاڑی میں سوار ہو گئے۔ تو سیکنڈ سٹیشن ماسٹر نے انہیں گاڑی سے اتار لیا۔ اور جرم یہ بتایا۔ کہ تم نے ہندوؤں کے برتن سے کیوں پانی لیا ہے۔ اور جب بہت سے ہندو اکٹھے ہو گئے تو انہیں کہنے لگا۔ دیکھو یہ تم کو مسلمان بنانا چاہتا ہے۔ اسی کشمکش میں گاڑی روانہ ہو گئی۔ اور مولوی صاحب کو سٹیشن ماسٹر نے اس حالت میں کہ آپ کے سر پر پگڑی بھی نہ تھی۔ روک لیا۔ آخر جب دن چڑھے فرسٹ سٹیشن ماسٹر آیا۔ اور اسے سارا واقعہ بتایا۔ تو اس نے روکنے والے کا قصور تسلیم کیا۔ اور کہا اسے معافی دے دی جائے۔ ہم آپ کو دوسری گاڑی پر سوار کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ایکسپریس پر انہیں سوار کیا گیا۔ اور وہ مغل سرائے پہنچے۔ راستہ میں ٹکٹ کلکٹر نے ان سے دوبارہ کرایہ وصول کیا۔

اس طرح نہ صرف انہیں خود بہت تکلیف اٹھانی پڑی۔ اور مغل سرائے میں اپنے ساتھی کے نہ ملنے کی وجہ سے بہت سرگرداں ہونا پڑا۔ بلکہ مقررہ پروگرام کے مطابق کلکتہ نہ پہنچ سکے۔ جس سے بہت حرج اور نقصان ہوا *

اس معاملہ کی اطلاع افسران بالا کو دے دی گئی ہے۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے۔ کہ ریلوے کے دو اعلیٰ افسر اسی گاڑی میں سفر کر رہے تھے۔ جس پر سے مولوی عبد الغفور صاحب کو اتارا گیا۔ اور انہوں نے اس بدسلوکی کو بچشم خود دیکھا۔ امید ہے۔ کہ اس بارے میں پورا انصاف کیا جائے گا۔ اور ایسے ریلوے ملازم کو جس نے خواہ مخواہ تکلیف دی۔ اور نقصان پہنچایا۔ کافی سرزنش کی جائے گی *

اخبار سٹار کے متعلق مسٹر چیمبرلین کا جواب

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد نے اخبار سٹار کے دل آزار کارٹون کے متعلق جو چٹھی گورنمنٹ برطانیہ کے وزیر داخلہ کو بھیجی تھی۔ اس کے جواب میں فارن آفس کی طرف سے انہیں حسب ذیل جواب موصول ہوا ہے:-

"مجھے مسٹر سیکرٹری چیمبرلین کی طرف سے ہدایت ہوئی ہے۔ کہ میں آپ کی ۲۷ر اگست کی اس چٹھی کے موصول ہونے کی رسید دوں۔ جس کے ساتھ آپ نے اس چٹھی کی ایک نقل بھی بھیجی تھی۔ جو آپ نے اخبار سٹار مورخہ ۱۸ر اگست میں شائع ہونے والے ایک کارٹون کے برخلاف صدائے احتجاج بلند کرنے کی غرض سے وزیر داخلہ کے نام روانہ کی۔"

"میں آپ پر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس ملک میں گورنمنٹ پریس کے متعلق از روئے قانون کوئی کارروائی نہیں کر سکتی۔ تاہم مسٹر چیمبرلین نے ان صدائے احتجاج کو قبول کرتے ہوئے جو ہر چہار اطراف سے گونجیں۔ غیر سرکاری طریق پر اخبار سٹار کے ایڈیٹر سے اس بارہ میں سلسلہ جنبانی کی۔ اور اس غیر سرکاری گفتگو کے نتیجے میں ایڈیٹر اخبار مذکور نے اپنے اخبار کی ۹ر ستمبر کی اشاعت میں جو معذرت شائع کی ہے۔ باوقعت اس کی ایک نقل آپ کی خدمت میں ارسال کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ اسے جماعت احمدیہ پسندیدگی کی نظر سے دیکھے گی"

ولایت میں اخبارات کے مقابلہ میں گورنمنٹ کی جو پوزیشن ہے۔ وہ اس جواب سے ظاہر ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اگر عیسائیت کے خلاف کوئی

علاقہ ارتداد میں احمدی مبلغین کی مساعی

مرتدین کی توبہ

موضع فتحپورہ ضلع آگرہ میں متواتر تین چار ماہ سے مرتدین تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔ جن کی اطلاع بذریعہ اخبار الفضل احباب تک پہنچتی رہی ہے۔ حال میں چند اور ملکانوں نے توبہ کی ہے۔ جن کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اب موضع مذکور میں صرف دو تین ہی گھر مرتدین کے رہ گئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ جلد ہی ان کو بھی اسلام لانا بھیجا۔ ناظرین اخبار ملاحظہ فرمائینگے۔ اشدھی کی خطرناک لگائی ہوئی آگ جو مسلمانوں کے دلوں کو ہلاتی ہوئی اس علاقہ میں لگی تھی۔ وہ اب بفضلہ تعالےٰ بہت مدھم ہو چکی ہے اور ہر طرف سے آس اور امید کی خبریں مرجھائے ہوئے دلوں کے لئے بادِ صبا کا کام دے رہی ہیں۔ اور وہ دن نزدیک ہیں۔ کہ خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ و رایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کا منظر احباب جلد ملاحظہ فرمائینگے۔

اب اشدھی ایسی کمزور ہو چکی ہے۔ کہ آریوں کا مایہ ناز قلعہ بھی بہت کھوکھلا ہو گیا ہے۔ اور بفضلہ تعالےٰ جلد فتح ہونے والا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرماویں۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے موجودہ صورت معاملات بگڑ جائے۔ ہماری تو خدا سے یہی دعا ہے۔ کہ ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطأنا ربنا ولا تحمل علینا اصراً کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکافرین۔ آمین ثم آمین۔

دعا کی درخواست کے بعد تائبین کے نام درج کرتا ہوں:-

۱۔ روشن بمعہ اہل و عیال ۹ کس
۲۔ احسان ” ” ” ۶
۳۔ حسین ” ” ” ۶
} ۲۱ کس

خاکسار نور احمد امیر حلقہ آگرہ و متھرا۔ دار التبلیغ احمدیہ سادھن ضلع آگرہ

دمشق میں تبلیغ احمدیت

۳۰ جولائی سے ۱۰ ستمبر تک جن احباب سے ہم ملاقات کر چکے ہیں۔ ان کی تعداد دسو کے قریب ہے۔ سب سے سلسلہ احمدیہ کے متعلق گفتگو ہوئی۔ بعض ان میں سے مشائخ ہیں۔ بعض نو تعلیمیافتہ نوجوان اور بعض مدارس کے اساتذہ اور دیگر معززین شہر ہیں۔ بظاہر تو کسی نے مخالفت نہیں کی۔ خیالات کو پسند ہی کرتے رہے ہیں۔ اب بعض ملا نے مخالفت کرنے لگے ہیں۔ اکثر مسئلہ وحی و نبوت پر گفتگو کرتے رہے ہیں۔ مگر الحمد للہ کہ اس وقت تک چار اشخاص سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ جن میں سے ایک نہایت مخلص نوجوان ہیں۔ اور تبلیغ کا شوق رکھتے ہیں۔ دوسرے ایک ہفتہ وار اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔ نہایت لائق ہیں۔ عیسائیت کی تردید میں ان کی کتابیں اس علاقہ میں مقبول ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو استقامت عطا فرماوے۔ اور سلسلہ کی بہتری و بہبودی کا باعث بنا دے۔ آمین۔

علاوہ ازیں شاہ صاحب نے اخباروں میں سلسلہ کی تائید میں متعدد مضامین شائع کئے ہیں۔ اور نیز ایک مکالمہ شائع کرایا ہے۔ جو اخبار وادی بردیٰ کے ایک محرر سے ہوا۔ مدیر وادی بردیٰ کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے اپنے اخبار میں اس تمام مکالمہ کو بالتفصیل شائع کیا۔ دو ہزار کی تعداد میں علیحدہ چھپوایا گیا ہے۔ جس کو شام اور فلسطین کے علاقہ میں تقسیم کیا جائے گا۔ کچھ تقسیم کیا جا چکا ہے۔ اور کچھ باقی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ یہ پمفلٹ لوگوں کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ اخبار میں یہ بھی اعلان کرا دیا گیا ہے۔ کہ اگر کوئی صاحب سلسلہ کے متعلق دریافت کرنا چاہتے ہوں۔ تو وہ ہم سے دریافت کر سکتے ہیں۔

قریباً ہر روز لوگوں سے سلسلہ کے متعلق گفتگو ہوتی رہتی ہے اکثر تو خود ہی ہمارے مکان پر آجاتے ہیں۔ اور بعض اوقات ہم خود دوسروں کے مکان پر جا کر پیغام حق پہونچاتے ہیں:-

اہالئے جبل دروز اور فرانسیسیوں کے مابین جنگ جاری ہونے کی وجہ سے دیہات خطرہ سے خالی نہیں ہیں۔ اس لئے ابھی تک دیہات میں تبلیغ کا سلسلہ شروع نہیں کیا گیا۔ سنا ہے۔ کہ عیسائی مشنری دیہات میں اپنا اثر ڈال چکے ہیں۔ اور بعض عیسائی بھی ہو چکے ہیں۔ مگر مسلمان بالکل تبلیغ سے غافل ہیں۔

خاکسار محتاج دعا۔ جلال الدین از دمشق

پتہ:- معرفت سید زین العابدین صفدی (الطحامی)

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

خاکسار ۱۱ اگست ہمراہ مسٹر بن یامین کمپلین یہاں سے براستہ سکینڈی ریلوے سٹیشن اشانٹی کے لئے روانہ ہوا سکینڈی میں لالہ بختارام برادرس کے ہاں مہمان ہوا۔ جن کے مینجر کارخانہ بہت محبت سے پیش آئے۔

۱۳ تاریخ کو انکرو کیری سٹیشن سے بذریعہ موٹر لاری فارمینا پہنچا۔ ریلوے سٹیشن پر میرے مخلص دوست اور اسلام کے پرجوش مبلغ ابوبکر صاحب امیر جماعت فارمینا مع ایک دوسرے مخلص دوست سلیمان نام کے موجود تھے۔ فارمینا میں شہر کے باہر جماعت نے مخلصانہ استقبال کیا۔ اور میں سرکاری بنگلہ میں جو ایک پہاڑی پر واقعہ ہے فروکش ہوا۔ یہاں کے بیگین چیف جو بہت بڑی ریاست کے مالک اور میرے دلی دوست ہیں۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ پبلک لیکچر کا انہوں نے انتظام کر دیا۔ جس میں میں نے اسلام کی خوبیوں اور عیسائیت کے ناقابل عمل مذہب ہونے پر مفصل بیان کیا اور سوالات کے لئے پکارا۔ لیکن کوئی بھی میدان میں نہ نکلا۔

مکان پر بعض بت پرست اور عیسائی سوالات کے لئے آئے اور تشفی بخش جواب پا کر واپس جاتے رہے۔ فارمینا سے قریب ہی ایک گاؤں میں جا کر لیکچر دیا۔ لیکن بارش نے ہر دو مواقع پر لوگوں کے کثرت سے جمع ہونے میں روک ڈال دی۔

۱۷ اگست کو فارمینا سے روانہ ہو کر بیکو اے سٹیشن پر پہنچے۔ جہاں سے پرامسو (Pramsu) جانا تھا۔ یہاں پر علاوہ افراد جماعت کے غیر احمدی رئیس نے اپنی جماعت کے ساتھ استقبال کیا اور علاوہ طعام و چائے کی دعوت کے نقدی سے بھی اپنے اخلاص کا ثبوت دیا۔ ہم نے انکی دعوت روحانی چائے اور آسمانی مال سے کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا کھلا کھلا پیغام دیکر انہیں قبول احمدیت کی تحریک کی۔ یہاں پر قصبہ کے چیف سے ملاقات ہوئی۔ جنہوں نے خود بخود بلا میری درخواست کے ڈھنڈورا پٹوا کر لیکچر کے سننے کیلئے لوگوں کو جمع کر دیا۔ جس پر میں نے ایک گھنٹہ تک مفصل وفات مسیح ظہور مسیح ثانی پر بائبل سے اور اسلام کے زندہ اور کامل مذہب ہونے پر بیان کیا۔ لیکچر کے اختتام پر بعض مسیحیوں نے سوال بھی کئے۔ جن کے جواب دیئے گئے۔

اگلے دن یعنی ۱۸ تاریخ پرامسو پہنچے۔ یہاں پر دو دن کے قیام کے بعد کماسی پہنچے۔ کماسی میں غیر احمدیوں اور عیسائیوں کو تبلیغ کی۔ کماسی ایک پرانی ریاست کا دار الخلافہ ہے۔ بہت بڑی شان کی یہ حکومت ہوتی تھی۔ یہاں کے حکمران کو انگریزوں نے زیر کر کے جلاوطن کر دیا تھا۔ اور ۲۸ برس کی جلاوطنی کے بعد وہ واپس لائے گئے ہیں۔ اور ابھی حکومت کی زیر نگرانی ہیں۔ چیف کمشنر کی نوازش سے ان صاحب سے ملنے کا موقع مجھ کو مل گیا۔ انہیں اسلام کی طرف دعوت نہایت کھلے طور پر دی گئی۔ اور علاقہ اشانٹی کے اکثر حصہ کے احمدی احباب کو ان سے ملایا گیا۔ جسے انہوں نے استحسان اور شکریہ کی نگاہ سے دیکھا۔ گو یہ صاحب بت پرست تھے۔ لیکن جلاوطنی کے عرصہ میں عیسائی ہو گئے۔ اور اب تو ایک مہذب آدمی ہیں۔

۲۷ تاریخ کو میں واپس سالٹ پانڈ پہنچ گیا۔ اس سفر میں فارمینا پرامسو و بعض دیگر جماعتوں کے امیر اور اکثر احباب ساتھ رہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اس سفر کی زیادہ تر غرض جماعت کی شیرازہ بندی اور تنظیم و تنسیق تھی۔ سو الحمد للہ کہ اس میں معتد بہ کامیابی

گورنمنٹ پنجاب کے تمسکات ۱۹۳۷ء

حکومت پنجاب قرضہ کا اعلان کیوں کرتی ہے؟ اس لئے کہ اسی صوبہ سے قرضہ لیا جائے۔ اور اسی صوبہ کی ترقی اور اصلاح میں صرف کیا جائے ؛

کتنا قرضہ اور کس لئے؟ ایک کروڑ روپیہ جو وادی ستلج اور دیگر مقامات کی ایسی نہروں پر صرف کیا جائے گا۔ جو فائدہ بخش ہونگی ؛

قرضہ کے لئے ضمانت کیا ہوگی؟ حکومت پنجاب کا کل مالیہ ؛

شرح سود کیا ہے؟ ۵ ۱/۲ فیصدی ؛

مجھے روپیہ کب واپس ملیگا؟ بارہ سال کے عرصہ میں لیکن اگر آپ وادی ستلج کی نہر پر اراضی خریدینگے تو اسکی قیمت کی پوری ادائگی یا اسکے جزوکی ادائگی میں آپ کے تمسکات پوری قیمت پر منظور کرلئے جائینگے ؛

مجھے قرضہ کیلئے درخواست کہاں کرنی چاہیئے؟ بڑے سرکاری خزانہ یا اسکے ماتحتی خزانہ سرکار یا امپیریل بنک کی کسی شاخ کے پاس جایئے ؛

مجھے قرضہ کے لئے درخواست کس طرح کرنی چاہیئے؟ وہاں سے جو فارم آپ کو ملیگا۔ وہ آپ پُر کرکے روپیہ ادا کردیں ؛

مجھے سود کب سے ملے گا؟ جس تاریخ سے آپ روپیہ ادا کرینگے اسی تاریخ سے ؛

مجھے سود کس طریقہ سے وصول ہوگا؟ ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء تک کا سود آپ کو اسی وقت نقد ادا کردیا جائیگا۔ جس وقت آپ روپیہ داخل کرینگے۔ اور اس کے بعد ششماہی پنجاب کے ہر ایسے خزانہ سرکار یا ماتحتی خزانہ سرکار سے ادا ہوا کریگا۔ جس کے متعلق آپ لکھینگے کہ اسکے ذریعہ ادا ہوا کرے ؛

میں یہ قرضہ کب دے سکتا ہوں؟ ۱۷ ستمبر ۱۹۲۵ء سے ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء تک جونہی ایک کروڑ روپیہ فراہم ہو جائیگا۔ قرضہ لینا بند کردیا جائیگا ؛

مجھے کیوں قرض دینا چاہیئے؟ (الف) اسلئے کہ ضمانت بھی اچھی ہے۔ اور سود بھی اچھا ملتا ہے (ب) اسلئے کہ روپے کے بدلے میں زمین بھی ملتی ہے بشرطیکہ نیلام کی بولی تمہارے نام پر ختم ہو (ج) اسلئے کہ اگر آپ اپنے صوبہ کی امداد کرینگے تو ایک اچھے شہری کی طرح اپنے فرض کو ادا کرینگے ؛

المشتہر

مائیل ارونگ سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ مالیات

ہندوستان کی خبریں

—— ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کوہاٹ کے لالہ جیوند اس جن کو فسادات کوہاٹ کے سلسلہ میں سزا ملی تھی۔ ڈویژنل جج کی عدالت میں اپیل دائر کرنے پر بری کر دیئے گئے۔

—— بمبئی۔ ۱ر اکتوبر۔ مولانا شوکت علی نے اعلان کیا ہے کہ وفد حجاز ۲۲ر اکتوبر کو جہاز پر سوار ہو جائے گا۔

—— بمبئی ۹ر اکتوبر۔ انگلستان کے مشہور و معروف رہنمائے عمال اور ٹریڈ یونین کے روح رواں مسٹر جان ٹرنر بمبئی پہنچ گئے بمبئی کے مزدوروں کی انجمنوں سے ملاقات کرینگے۔ اور ان کے جلسوں میں تقریریں فرمائینگے۔

—— دیوبند ۸ر اکتوبر۔ جریدہ سٹار کے کارٹون کے متعلق دیوبند سے جو احتجاجی تار وائسرائے ہند کو دیا گیا تھا۔ اس کے جواب میں وائسرائے نے اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ ہم نے اس معاملے کے متعلق وزیر ہند کو توجہ دلائی ہے۔

—— الہ آباد۔ ۱۰ر اکتوبر صوبہ متحدہ کی حکومت نے منظور کر لیا ہے۔ کہ آئندہ مالی سال کے دوران میں لڑکوں کے لئے جبری تعلیم کا قانون بلدہائے آگرہ۔ علی گڑھ۔ جھانسی اور متھرا میں جاری کر دیا جائے۔

—— اودھ پنچ لکھنؤ نے ۷ر اکتوبر کے پرچہ میں مولوی شوکت علی اور ان کے مختلف کارناموں کے متعلق ایک کارٹون بنایا ہے۔ جس میں مولوی صاحب موصوف کے دس سر۔ چار ہاتھ اور ہر ہاتھ میں ایک ایک کاسۂ گدائی اور سینہ پر ایک تھیلی آویزاں دکھائی ہے۔ اور سب کے نیچے اور سر میں ان فنڈوں کے نام لکھے ہیں۔ جن کے لئے انہوں نے آج تک چندے کئے۔ اس کارٹون کا نام مولوی دسہرا رکھا ہے۔

—— حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۱۱ر نومبر کو ہندوستان کی افواج میں جنگ یورپ کی صلح کا دن منایا جائے۔ عین ۱۱ بجے دو منٹ کے لئے سلطنت برطانیہ میں خاموشی ہوگی۔

—— پنجاب پراونشل کانفرنس کا بارھواں اجلاس ۱۷-۱۸-۱۹ر اکتوبر کو گوجرانوالہ میں ہوگا۔

—— بنارس ۷ر اکتوبر۔ بنارس ہندو یونیورسٹی میں ایک طاقتور اہیر اور چند زمیندار ودھیا کے درمیان ایک کھیت کی بابت نزاع ہو گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اہیر کی جان گئی۔ اس اہیر کو یونیورسٹی کے حکام قبضہ دلانے گئے تھے۔

—— مشیر حسین صاحب قدوائی سیکرٹری انجمن خدام الحرمین نے اعلان کیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کا ایک وفد بلاد حجاز مقدس میں تحقیقات کے لئے تیار کیا جا رہا ہے۔

مدینہ طیبہ تاحال وہابیوں سے محفوظ ہے۔ مگر مالی امداد کی فوری ضرورت ہے۔

—— سر شیخ عبداللہ یوسف علی پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور پنجاب یونیورسٹی کے اعزازی فیلو نامزد کئے گئے ہیں۔

—— گوردوارہ ایکٹ پر دوبارہ غور کرنے کے لئے شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا آئندہ اجلاس ۴ر نومبر کو ہوگا۔

—— لاہور۔ ۱۰ر اکتوبر۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ کونسل آف سٹیٹ کے انتخاب میں حصہ لینے والے امیدواروں کی نامزدگی تقریباً ۲۳ر اکتوبر تک ہوگی۔ قطعی تاریخ مقرر ہونے پر بعد میں شائع کی جائیگی۔

—— علی گڑھ۔ ۱۱ر اکتوبر۔ فسادات کے سلسلہ میں اب تک (۸۴) ہندو اور (۵۹) مسلمان گرفتار کئے گئے ہیں۔ چند ممتاز ہندو تجار کی بھی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

—— علی گڑھ۔ ۱۱ر اکتوبر۔ رام لیلا کمیٹی کے ایک رکن نے (۲۷۹) مسلمانوں کے خلاف جو دعویٰ دائر کیا ہے۔ اس کے جواب کے طور پر مسلمانوں کی طرف سے بھی (۱۲۳) ہندوؤں کے خلاف دعوے دائر کر دیا گیا ہے۔

ممالک غیر کی خبریں

—— بیروت۔ ۱ر اکتوبر۔ دروزیوں نے۔ مزرعہ۔ اور سجین کے درمیان جنرل گیملین کے دستے پر شدید حملہ کیا۔ لیکن وہ باسانی پسپا کر دیئے گئے۔ شمالی شام میں ہوائی جہازوں نے بدوؤں کے خیموں پر گولہ باری کی۔ جو اس بات کی کوشش کر رہے تھے۔ کہ حلب اور دمشق کے درمیان ریلوے لائن کو منقطع کر دیں۔ جنوبی شام کے جن دیہات میں بغاوت پھیلی ہوئی ہے۔ ان پر گولہ باری کی گئی۔

—— پیرس ۱۰ر اکتوبر۔ کل بہت رات گئی اشتراکیوں کے صدر مقام سے ایک حکم جاری ہوا ہے۔ کہ ۱۲ر اکتوبر کو اشتراکیین ۲۴ گھنٹے کی ہڑتال کریں۔ یہ ہڑتال زیادہ تر جنگ مراکش کے خلاف احتجاج کرنے کی غرض سے کی گئی ہے۔ اور اس کی عرصے سے توقع کی جا رہی تھی۔ ایک دوسرے فرمان میں پیرس کے اشتراکی عمال بار برداری سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ آج ہڑتال کر دیں۔ اور اس وقت تک کام شروع نہ کریں۔ جب تک تنخواہوں کے متعلق ان کے مطالبات پورے نہ کر دیئے جائیں۔

—— شہزادہ ویلز جنوبی امریکہ کا دورہ کرنے کے بعد ۱۶ر اکتوبر کو لندن پہنچ جائیں گے۔

—— لندن ۴ر اکتوبر۔ مہاراجہ جودھ پور نے رانی صاحبہ کے ساتھ کل ایک خاص ہوائی جہاز میں نصف گھنٹہ لندن کے اوپر پرواز کیا۔ اس ساری سیر و تفریح میں رانی صاحبہ کے پردے کا خاص اہتمام رہا۔

—— بیروت ۹ر اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سلطان اطرش نے جو دروزیوں کے سردار ہیں۔ تمام دروزی سرداروں کو مجلس جنگ کی شرکت کے لئے دعوت دی ہے۔ جس میں یہ طے کیا جائیگا۔ کہ فرانس کے خلاف برابر جنگ جاری رکھی جائے۔

—— لندن ۷ر اکتوبر ہوم سیکرٹری نے ایک جلسہ ضیافت میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میں اپنے ملک کو واضح دلائل سے قائل کرنا چاہتا ہوں۔ کہ انگلستان کی بالشویک جماعت کوشش کر رہی ہے۔ کہ ہمارے نظام حکومت کو تباہ و برباد کر دے۔ یہ جماعت اگرچہ مختصر ہے۔ مگر بڑی زبردست ہے۔ اور یہ حقیقت قطعیت سے ثابت ہو چکی ہے۔ کہ یہ جماعت روس کے ساتھ ساز باز کئے ہوئے ہیں۔

—— لندن ۷ر اکتوبر۔ وائنا کا ایک بحری برقی پیغام مظہر ہے۔ کہ یونان میں مارشل لا کا اعلان جاری کر دیا گیا ہے۔ یہ نہیں معلوم ہو سکا۔ کہ اس اعلان کے اجراء کی وجوہ کیا ہیں۔

—— لندن ۹ر اکتوبر۔ سر جارج لائڈ کو "بیرن" بنایا گیا ہے۔

—— لندن ۷ر اکتوبر۔ شاہ فیصل آج صبح گیارہ بجے اپنے ہمراہیوں سمیت وکٹوریہ سٹیشن سے روانہ ہو گئے۔

—— لندن۔ ۱ر اکتوبر۔ پیٹروگراڈ کے اخبارات میں لندن کی اس اطلاع کو اہمیت دی جا رہی ہے۔ کہ پولس کو اشتراکیوں کی اس سازش کا پتہ چل گیا ہے۔ کہ ملک معظم کو قتل کر دیا جائے۔

—— لندن ۱۰ر اکتوبر۔ اخبار "ٹائمز" کے نامہ نگار مقیم طنجہ کا بیان ہے۔ کہ اندرونی حصہ ملک میں بارش عام طور پر شروع ہے۔ اور مراکش میں افواج کی نقل و حرکت کے لئے موجب تاخیر ہو رہی ہے۔ صحیح ترین قیاس جو کیا جا سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ امسال کی جنگی کارروائیاں عنقریب بند کر دی جائیں گی۔ اور فرانسیسی اور ہسپانوی افواج موسم سرما کے مقامات پر چلی جائینگی۔

—— پیرس ۹ر اکتوبر۔ جنرل لیہڈوز ۱۱ر اکتوبر کو یہاں سے موصل روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں وہ عیسائیوں کے بیان کردہ اخراج کے متعلق تحقیقات کریں گے۔

—— لندن۔ ۱ر اکتوبر۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار مقیم ریگا رقمطراز ہے۔ کہ موسیو چیچرن کے سیکرٹری جب ریل گاڑی میں برلن سے ماسکو جا رہے تھے۔ تو ان پر حملہ کیا گیا۔ گاڑی ماسکو سے ساٹھ میل کے فاصلہ پر تھی کہ مسلح آدمی ان کے کمرہ میں داخل ہوئے اور ان کے اسباب کی تلاشی لے کر روپیہ اور کاغذات لے گئے۔ گاڑی میں حفاظت کی خاطر جو سپاہی تعینات تھے وہ ان آدمیوں کو نہیں دیکھ سکے۔ اور ڈاکو روپیہ وغیرہ لے کر چلے گئے۔